

## مدیر کے نام

پروفیسر ڈاکٹر احسان الحق، جامعہ کراچی

ترجمان القرآن (جنوری ۲۰۰۲ء) کے اشارات نہایت فکر انگیز، وقت کی آواز اور مستقبل کا بہترین لائحہ عمل تھے۔ مولانا مودودیؒ کی یاد تازہ ہوگئی۔

حقیقت یہ ہے کہ ۱۱ ستمبر کے بعد جہاں دنیا معاشی سیاسی جغرافیائی اور سماجی اعتبار سے تہ و بالا ہوئی وہیں فکری اعتبار سے بھی حیرت زدگی (astonishment) در ماندگی اور بے چارگی کا شکار ہوئی۔ بالخصوص مسلم دنیا اور اس میں برپا اسلامی تحریکوں کے لیے بالکل ایک نیا چیلنج سامنے آیا اور یہ حقیقت مبرہن ہوئی کہ محض ذہنی و فکری انقلاب اور دلیل و برہان کی طاقت پیش یا افتادہ زمینی حقائق کو تبدیل کرنے کے لیے کافی نہیں ہے بلکہ عسکری و تکنیکی قوت کی برتری از بس ضروری ہے۔ لیکن کیا مسلم دنیا اگلے ایک سو سال میں بھی (یک قطبی دنیا) یورپ و امریکہ کے مقابلے کی عسکری و تکنیکی قوت فراہم کر سکے گی؟ موجودہ صورت حال میں اس کا جواب نفی میں ہے۔ بڑھتی ہوئی حرص اور مفادات کی جنگ نے مسلم دنیا کو ٹکڑے ٹکڑے کر رکھا ہے۔ ”امت“ ہونے کا تصور عقفا ہو گیا ہے۔ عرب و عجم کی تقسیم اس پر مستزاد ہے۔ مسلم ممالک نفساً نفسی کا شکار ہیں۔ اس صورت حال میں ہمیں ایک تازہ فکر اور نئی اسٹریٹجی ”حکمت عملی“ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

ترجمان القرآن کے تازہ اشارات نے اس سلسلے میں کافی رہنمائی کی ہے۔

دراصل ہمیں مغرب کو اپنا حریف سمجھنے کے بجائے دعوت کے ذریعے اسے اپنا حلیف بنانے کی فکر کرنا چاہیے۔ دعوت کے لیے میدان نہایت سازگار ہے۔ ۱۱ ستمبر کے بعد جہاں بہت سے ناخوش گوار واقعات سامنے آئے وہیں اس تصویر کے دوسرے رخ کے بہت سے مثبت پہلو ہیں جو ہماری توجہ کے طالب ہیں۔ میرے حالیہ سفر امریکہ کا مشاہدہ ہے کہ میڈیا کی تمام تر نفرت انگیز مہم کے باوجود عام امریکیوں میں اسلام کے بارے میں جاننے کے لیے ایک نئی تڑپ پیدا ہوئی ہے۔ وہاں کے ذمہ دار مسلمانوں نے سوسائٹی کے اس رجحان کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلامک سنٹروں میں ”اسلام کے کھلے گھروں“ Open Houses of Islam کے نام سے دعوہ مہم شروع کی جو نہایت کامیاب ہوئی۔ کنساس کے ایک چھوٹے سے شہر میں اس ”دعوہ ہاؤس“ کو دو دنوں میں ۶ ہزار امریکیوں نے دیکھا۔ اسلام پر تمام لٹریچر فروخت ہو گیا۔ ڈالاس میں ایک ایک امریکی کو قرآن کی با ترجمہ کاپی کے حصول کے لیے دو دو گھنٹے لائن میں لگنا پڑا۔ چنانچہ امریکی تاریخ میں پہلی مرتبہ قرآن حکیم کی مانگ اتنی زیادہ ہوئی جسے پورا کرنا مشکل ہو گیا۔ میری رائے میں جس دن امریکیوں پر صیہونی میڈیا کا دجل و فریب کھل گیا ان شاء اللہ امریکہ میں قبولیت اسلام کی رفتار بدخلوں فی دین اللہ افواجاً کا منظر پیش کرے گی۔

اس سلسلے میں جان وا کر (امریکی طالبان کا ایک فرد) کے والد کے انٹرویو، جو میں نے خود سنا، کا ذکر ہے جانے ہواگا۔ جب ان سے سوال کیا گیا کہ آپ کا بیٹا طالبان کا ساتھ دے کر اپنی حکومت سے غداری کا مرتکب کیوں ہوا؟ والد کا